ملیں۔ اور معہذا کادیانی کی درخواست توسیع دفعہ ۹۸ ہ کے لیئے (اگر وہ اسکو گورنمنٹ میں پیش کرے گا) سد راہ ہوجائیں گے۔ کادیانی کی مداخلت مذکورہ اور اشاعت رسایل مذکورہ نے ہم کو اس درخواست کی منظوری سے مایوس کردیاہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس پرائیویٹ خط کو چھاپ دیاہے۔ اور جب تک اس نے اپنی دست اندازی اور دستخط کرانے کا اقبال نہ کیا تھا اور نہ اُن رسایل کو مشتہر کیا تھا۔ ہم نے اس خط کو مشتہر نہ کیا تھا۔ کادیانی اب بھی اس کار خیر کا انجام پذیر ہونا ممکن سمجھتا ہے تو وہ اس کام کو کرے۔ نہیں تو اسکے ملتوی ہونے کا مظلمہ اُسکے سر پر رہے گا۔ جس نے اپنی دست اندازی اور اشاعت رسایل فتنہ پردازی سے ہماری کارروائی کو رد کردیا ہے کادیانی اس کام سے جان چھوڑانیکے لیئے اگر یہ عذر کرے کہ میرے چلتے کام کو روک دیا۔ اب میں کیا کرسکتا ہوں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تم نے اس کام کو کب چھوڑا۔ اور تمہارے خیال میں یہ کب رُک رہا۔ تم اب تک دستخط کرا رہے ہو جس کی تعداد دو ہزار سے پانچہزار تک بتاتے ہو۔ اب اسکام کو پورا کرو اگر اپنے دعوے میں سچے ہو۔ ورنہ آپ کے دام افتادہ حمقاء کو بھی یقین ہوجائے گا کہ آپ کو کام سے کام نہ تھا۔ صرف نام سے کام تھا۔ کادیانی نے اپنے اس جواب خط اور پہلے مضمون استغفا میں جو دجالیت ظاہر کی ہے اسکے اظہار سے قلم کو عمداً روکا گیا ہے۔ اس اظہار کے لیئے ہمارے پاس نہ وقت ہے نہ کاغذ میں گنجایش۔ کادیانی اپنی شرارت اور خباثت سے باز نہ آیا تو آیندہ اسکا اظہار ہوگا۔ انشاءاللہ تعالےٰ

دجالین قادیان کی اور نئی چالیں

چھیڑ خوبوں سے چلے جاتے اسد ❊ گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

قادیاں کے دجال اکبر اور اُنکے تابعین دجاجلہ آے دن نئی چالیں نکالتے ہیں اور اُن میں ناکام بھی رہتے ہیں۔ مگر اس چال بازی سے باز نہیں آتے۔ اور اس شعر مرزا غالب پر جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے عمل کیے جاتے ہیں۔

دجال اکبر کادیانی کی پہلی چال (تجویز توسیع دفعہ ۹۸ ہ تعزیرات ہند) کی حقیقت کھل گئی اور مضمون "دجال کادیانی کی نئی چال" کی اشاعت سے اسکی خود غرضی ظاہر ہوگئی

اور اس چال میں اوس کو ناکامی ہوئی جس کی تفصیل مضمون "دجال کادیانی کی نئی چال کا کال" میں ہو چکی ہے تو اب اُسنے دوسری چال اختیار کی ہے۔ اور ناواقف مسلمانوں کو دام میں لانے اور اپنے سادہ لوح دام افتادگان کے مال مارنے کے لئے یہ تجویز مشتہر کی ہے کہ میں گورنمنٹ سے اس امر کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سرکاری دفاتر اور محکمات و سکولوں میں بجائے اتوار جمعہ کی تعطیل ہوا کرے۔ مسلمان اس درخواست میں میرے ساتھ ہوں اور میری درخواست پر دستخط کریں۔

ناظرین! آپ جانتے ہیں؟ کادیانی اب الہام بازی کیوں چھوڑ بیٹھا ہے۔ اور آئے دن ایسی چالیں کیوں نکالتا ہے؟

اے حضرات اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ جب عبد اللہ آتھم اور شوہر ثانی زوجہ فرضی کادیانی کے فوت نہ ہونے سے اسکی پیشگوئیوں کو جھوٹا کیا ہے۔ اور اسلامی دنیا نے (بجز شرذمہ قلیل حمقا دام افتادگان کادیانی) اسکو دعوے الہامات و پیشگوئیوں میں جھوٹا جان لیا ہے اسکے الہام یا یوں کہو کہ شیطانی حُلم و احتلام کا دروازہ بند اور قافیہ تنگ ہو گیا ہے۔ اب یہ کسی الہام کے دعوے کی جرأت نہیں کرتا۔ اور اگر کرے بھی تو اُسکا اعتبار اُسکے مخالفین میں تو کجا اکثر موافقین میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اسکے عقاید کفریہ مشتہر ہونے اور اسپر کفر کے فتوے لگائے جانے کے سبب وہ اسلامی دنیا کے نزدیک اسلام سے پہلے ہی خارج ہو چکا تھا۔ اب وہ مسلمان یا مولی کہلائے تو کیونکر کہلائے؟ اور جسکا بیٹھا ہے تو کہاں سے کھائے؟ حضرات یہ بات آپ کو معلوم ہو چکی ہے۔ او نمبر جلد اشاعت السنہ میں بتائی گئی ہے۔ کہ اوسکی اراضی کی (جنکی نظر سے وہ اپنے آپ کو رئیس قادیان سمجھ رہا ہے) آمدنی دو سو روپیہ سال سے زیادہ نہیں اور یہ آمدنی اسکے خرچ ایک مہینے کے لئے مکتفی نہیں۔ یہ سوچکر وہ کوئی نہ کوئی ایسی تجویز نکالتا ہے جس سے وہ ناواقف مسلمانوں میں مسلمان اور اسلام کا خیر خواہ متصور۔ اور اپنے دام افتادگان حمقا میں ان کا رہبر مجدد بنا رہے۔ اور اس ذریعہ سے ٹکڑا کما کھائے۔ **بنا علیہ** پہلے اُسنے تجویز ترمیم دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند نکالی تھی۔ اس میں اس نے مُنہ کی کھائی ہے تو اب **تجویز تعطیل جمعہ** کی نکالی ہے۔

اس میں اوس نے عام مسلمانوں کو خیر خواہی جتانے اور رغبت دلانے کے علاوہ یہ دھمکی بھی دی ہے۔ کہ اگر تم اس تجویز میں میرے ساتھ نہ ہوگے اور مجھے اپنا لیڈر (ہادی) نہ سمجھوگے۔ اور اپنا ریپریزنٹیو (وکیل) تسلیم نہ کروگے تو میں تم کو گورنمنٹ کا باغی قرار دیکر تمہاری مخبری کرونگا۔ اور گورنمنٹ سے یہ کہونگا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص گورنمنٹ کے باغی ہیں۔ اور اس گورنمنٹ کے ملک کو دار الحرب سمجھ رہے ہیں۔ اور سو وجہ سے وہ میری اس درخواست سے متفق نہیں ہوئے اور گورنمنٹ کو یہ جھکما دیا ہے۔ کہ اب تو میں گورنمنٹ کا مخبر بن گیا ہوں۔ گورنمنٹ کے باغیوں کی فہرستیں مرتب کر کے گورنمنٹ میں پیش کرنے کو تیار ہوگیا ہوں۔ اب تو مجھے باغی و بدخواہ سلطنت تصور نہ کیا جاوے اور سول ملٹری گزٹ اور اشاعت السنہ کے بیانات و تحریرات پر وثوق و اعتبار کو اٹھا لیا جاوے۔

مگر اے حضرات۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے خاکسار ایڈیٹر اشاعت السنہ کو اظہار مکاید و مغالطات کادیانی کا ایک خاص ملکہ عطا کیا ہے۔ لہذا وہ حسبۃً للہ و نصحاً لخلق اللہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کی پبلک کو کادیانی کے مکر و فریب پر جو اس تجویز سے اسنے پیش نظر رکھا ہے۔ آگاہ کر کے اس سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

مسلمانوں کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہے کہ جمعہ کی تعطیل باوجودیکہ بحق اسلام و اہل اسلام مفید ہے۔ اور جو شخص اوسکو مفید نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں۔ اسلام کا بدخواہ ہے اس قسم کی درخواست ہے کہ ایک عیسائی گورنمنٹ (جو اپنے مذہب کی نظر سے نہ کسی فریق رعایا کی رعایت سے اتوار کے دن تعطیل کرتی ہے۔ اور اپنے ہی مذہب نہ مذہب رعایا کے لحاظ سے اسکو ترک یا تبدیل نہیں کرسکتی۔ اور نہ اس تعطیل کے ساتھ وہ ایک ہفتہ میں بلحاظ مذاہب مختلفہ رعایا متعدد تعطیلیں منظور کرسکتی ہے۔) اسکی قبولیت و منظوری کی امید نہیں ہے۔

اس سے پہلے بارہا مسلمانوں نے اس مفید تجویز کا ارادہ کیا۔ مگر آخر یہی سوچ کر کہ ایک غیر اسلامی گورنمنٹ سے اسکی قبولیت کی امید نہیں۔ اس تجویز کو گورنمنٹ میں پیش نہ کیا۔ ہم کو خوب یاد ہے کہ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور کے ایک جلسہ عام میں اس انجمن کے سکرٹری (خاکسار راقم مضمون) نے صرف اسقدر درخواست کرنے کی تجویز پیش کیا تھا کہ جمعہ کے

دن صرف ملازمین دفاتر اور طلباء مدارس کو صرف ایک گھنٹہ اوا نماز جمعہ کے لئے اجازت ملے
اور اس گھنٹہ کے عوض میں معمولی وقت حاضری سے پہلے یا پیچھے ان سے ایک گھنٹہ کام لیا جایا
کرے۔ مگر میجارٹی (جمہور) کے اتفاق سے اس درخواست کی تجویز نامنظور ہوئی۔ اور یہی
بات پیش کی گئی کہ غیر اسلامی گورنمنٹ سے اس درخواست کی قبولیت کی امید نہیں۔ اس کے
علاوہ یہ بات بھی خیال میں آئی۔ کہ مبادا اس درخواست کے منظور نہ ہونے سے پہلے حالت
(کہ بعض مسلمان وقتاً فوقتاً افسران بالادست کی اجازت سے نماز جمعہ پڑھ لیتے ہیں) بھی ہاتھ سے جاتی
رہے۔ کادیانی کو بھی اس بات کا **یقین ہے** کہ مسلمانوں کی یہ درخواست عیسائی گورنمنٹ
سے قبولیت کی امید نہیں رکھتی۔ ولیکن اوسکو تو اوسکی قبولیت سے کوئی کام نہیں۔ اوسکو تو اپنا
نام حاصل کرنے اور ناواقف مسلمانوں سے خیر خواہ اسلام کہلانے سے کام ہے۔

اور چونکہ وہ درپردہ دشمن اسلام اور دہریہ ہے۔ اور موجودہ ہیئت اسلام و مسلمانوں کو درہم
برہم کرنا چاہتا ہے۔ لہذا کچھ بعید نہیں کہ یہ درخواست اُسنے اسی غرض سے تجویز کی ہو کہ یہ درخواست
گورنمنٹ سے نامنظور ہو تو موجودہ حالت (افسران بالادست کی خاص اجازت) بھی جاتی رہے۔ اور
جمعہ جماعت کا بکھیڑا دور ہوتا نظر آوے۔

کادیانی نے جو اس درخواست کی منظوری کی **وجوہات** بیان کئے ہیں وہ بھی اسی قسم
کی ہیں کہ پہلے ہی پیشی میں نامنظوری کا حکم لے کر آ دیں۔ اس کی وجہ ۲ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹
کا خلاصہ یہ ہے کہ "نماز جمعہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اسی نظر سے اسلامی بادشاہ اس دن کی تعطیل
کرتے چلے آئے ہیں۔ گورنمنٹ اتوار کو موقوف کر کے جمعہ کی تعطیل نہ کرے گی تو مسلمانوں کو آتش
رشک میں جلنا پڑے گا۔ اور بصورت منظوری تعطیل جمعہ کے خطبوں میں گورنمنٹ کا ذکر و شکر
ادا ہو گا"۔ اور یہ ایسی وجوہات ہیں جنکو مسلمانوں کا عیسائی گورنمنٹ میں پیش کرنا اپنی حماقت ظاہر
کرنا ہے۔ یا گورنمنٹ کو نادان و نافہم بنانا۔

اگر ان وجوہات کے بیان میں مسلمان راست گو سمجھے جائیں گے۔ تو خود احمق کہلائیں گے۔
اور اگر وہ دروغگو اور گورنمنٹ کو دہوکہ دینے والے خیال کئے جائیں گے تو اس بدگمانی کے محل
ہوں گے کہ وہ گورنمنٹ کو نادان اور مسلمانوں کے دہوکہ میں آجانیوالی گورنمنٹ سمجھتے ہیں۔

کیا کوئی عقلمند مسلمان ایک عیسائی بادشاہ کو یہ کہہ سکتا ۔ کہ حضرت سلطان روم جمعہ کی تعطیل کرتے ہیں تو آپ بھی کریں ۔ اور ہم کورنش ہیں نہ بجا لاویں ۔ آپ یہ تعطیل منظور کریں گے تو ہم جیسے سلطان روم کا ذکر خیر خطبہ میں کرتے ہیں آپکا بھی کرینگے ۔ ؟ کیا اسکے جواب میں وہ بادشاہ نہ کہے گا کہ سلطان روم تو مسلمان ہے اور اسپر رعائت احکام اسلام واجب ہے ۔ اور وہ عموماً مسلمانوں کا ایک خلیفہ یا امیر سمجھا جاتا ہے ۔ اسلئے اُسکا ذکر خلافت وامارت مسلمانوں کا ایک مذہبی فرض ہے ۔ اور میں مسلمان نہیں ہوں اور نہ امیر المومنین کہلاتا ہوں ۔ مجھے تم سلطان روم کی نظیر بنا کر دہوکہ دیتے ہو یا اسمیں اپنا حمق ظاہر کرتے ہو ۔ اسلامی بادشاہوں کی تعطیل جمعہ پر تمکو رشک ہوتا ہے ۔ تو ایک دن اُن بادشاہوں کے مذہب پر رشک کروگے ۔ اور مجھسے مسلمان ہو جانے کی درخواست کروگے ۔ رہی وجہ اوّل و سوم و چہارم سو بھی مضحکہ صبیان ہیں اور وہ اس لائق نہیں کہ ایک دانا و مہذب گورنمنٹ اون کی طرف التفات کرے ۔

وجہ اوّل کا خلاصہ یہ ہے کہ اتوار کی تعطیل میں گورنمنٹ نے ہندو اور عیسائی رعایا کی رعائت کی ہے اس وجہ (اول) کو گورنمنٹ خلاف واقعہ قرار دے گی ۔ اور صاف کہے گی کہ ہندوؤنکو تو تعطیل اتوار سے کوئی خصوصیت نہیں ہے ۔ رہی رعایا عیسائی سو بھی تعطیل اتوار میں محل رعائت نہیں ہیں ۔ گورنمنٹ اس دن کی تعطیل اور تعظیم اس دن سے کر رہی ہے جبکہ وہ ہندوستان پر قابض نہ ہوئی تھی ۔ بلکہ کسی ملک کی رعایا کے فرمانروا نہ بنی تھی ۔ اس دن کی تعطیل و تعظیم میں گورنمنٹ کو اپنے مذہب کی رعائت ہے نہ کسی فریق یا فرد رعایا کی ۔

تیسری وجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کی تعطیل گورنمنٹ کو مخبری کا کام دیگی جو شخص باوجود تعطیل جمعہ کی نماز دن میں حاضر نہ ہوگا ۔ قادیانی گورنمنٹ میں اسکی مخبری کرے گا ۔ کہ وہ سرکار کا باغی ہے ۔ گورنمنٹ کی سلطنت میں جمعہ پڑہنے کو جائز نہیں سمجھتا ۔

یہ وجہ تو ایسی وجہ ہے کہ اسکو گورنمنٹ میں پیش کرنے والا باغی کہلاوے گا ۔ اور وہ خود باغی سلطنت فتنہ سوز کیا جائیگا ۔ اور اوس کی نسبت گورنمنٹ کا یہ خیال ہوگا کہ یہ ہماری وفادار رعایا کو باغی بنا کر رعایا اور فرمانروا میں بغض و عناد و فتنہ و فساد ڈالنا چاہتا ہے ۔ کوئی عقلمند اور نیک نیت کسی شخص کو ایک حکم کی تعمیل ترک کرنے سے اس حکم کا منکر نہیں بنا سکتا ۔ ایسے شخص کو منکر

قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جو آپسمیں پھوٹ و فساد ڈالنا چاہتا ہے۔

مسلمانوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے۔ پھر کیا وہ منکر نماز سمجھے جاتے ہیں۔؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ اتفاقی دار الاسلام بلاد اسلام خصوصًا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جو جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ پانچوں وقت کی نماز ہضم کر جاتے ہیں۔ پھر کیا وہ فرضیت نماز کے منکر اور مکہ و مدینہ کو دار الحرب سمجھنے والے اور حضرت سلطان روم کے باغی تصور کئے جاتے ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

پھر کسی کا صرف نماز جمعہ میں حاضر نہ ہونے کے سبب وفادار رعایا کو باغی قرار دینا چاہتا اور ہندوستان میں بنا بغاوت قایم کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

اس مخبری کے جواب میں گورنمنٹ یہ کہ سکتی ہے کہ ہمارے پاس مخبری کرنے والے اور بہت ہیں خاص کر ایک محکمہ سیکرٹ پولیس (مخفی پولیس) اسی غرض سے قایم ہے جسکے ذریعہ سے باغیوں اور بدخواہوں سلطنت کا گورنمنٹ کو بخوبی علم ہوجاتا ہے۔ لہذا یہ امر فضول ہے کہ مسلمانوں کے ایک مذہبی امر میں گورنمنٹ پارٹ لیکر اس مذہبی امر کو مخبر بنادے۔

علاوہ بریں جن مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان میں اداے نماز جمعہ فرض نہیں ہے وہ یہ خیال نہیں رکھتے کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ کادیانی کتب فقہ سے جاہل ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ فقہاء نے بعض مواضع میں باوجود انکے دار الاسلام ہونے کے اداے جمعہ کو فرض نہیں مانا۔ اور ایسی شروط کو شرط اداء جمعہ قرار دیا ہے۔ جو بعض مواضع دار الاسلام میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ اور اسواسطے اُنکے نزدیک وہاں جمعہ فرض نہیں ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

وجود مصر یعنے شہر و تنفیذ احکام) وحدود شرعیت وغیرہ جنکی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔

اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ جن کتابوں میں یہ شرائط بیان ہوئی ہیں وہاں ازعلیہ فرضیت اداے جمعہ کی نفی کی گئی ہے۔ وہ کتابیں دار الاسلام میں تالیف ہوئیں۔ اور ان سے نیز اپنے بلاد کا حکم نہ دار الحرب کا بیان کرنا مقصود تھا۔ اور جس وقت یہ ہندوستان کسی کے خیال میں بھی دار الحرب نہ تھا یعنے سلاطین مغلیہ کے زیر حکومت تھا۔ اسوقت اس ہندوستان میں اداے جمعہ کی نسبت اختلاف ہوا تھا۔ پھر یہ جاہل بعض مسلمانان ہند کے جمعہ نہ پڑھنے سے کیونکر نکال

سکتا ہے کہ وہ اوسکو دار الحرب سمجھتے ہیں۔

وجہ چہارم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعطیلیں ہندوں کی تعطیلوں سے نصف سے کم ہیں۔ گورنمنٹ جمعہ کی تعطیل سے اس نقصان کو پورا کرے۔ یہ وجہ بھی ایسی ہے جس سے بجز حقارت پیش کرنے والے کے کچھ ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس کا جواب گورنمنٹ سے یہ ملے گا کہ جمعہ کی تعطیل کرنے سے اسلامی تعطیلیں ہندوں کی نسبت کئی حصہ زیادہ ہو جائیں گی۔ پھر ہندوں کی طرف سے یہی سوال پیدا ہوگا۔ اور دن جمعہ کی تعطیل کو پھر موقوف کرنا پڑے گا۔

وجوہات پیش کردہ قادیانی کا حال ناظرین نے سن لیا تو اس کو ان کو یقین ہوسکتا ہے کہ یہ وجوہات ایسی ہیں کہ پہلے ہی پیشی میں اس درخواست کو نامنظور کرائیں گی۔ لہذا مسلمانوں کا کام نہیں کہ ان وجوہات کے ساتھ اس درخواست کو گورنمنٹ میں پیش کرے۔ اور مسلمانوں کو ذلیل کراوے۔ اور احمق بناوے۔ اور موجودہ حالت اجازت کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے۔

گورنمنٹ کے حضور میں یہ مودبانہ التماس ہے کہ قادیانی کے اس غدر خیزی پر گورنمنٹ اسکو خیر خواہ سلطنت نہ سمجھے اور اسکے ان کارستانیوں پر جو سول ملٹری اور اشاعت السنہ نے گورنمنٹ کے حضور میں پیش کی ہیں چشم پوشی نہ کرے۔ اور اسکے دعوے خیر خواہی پر گورنمنٹ اس سے یہ سوال کرے۔ کہ اگر تم خیر خواہ سلطنت ہو اور بغاوت گورنمنٹ سے بری ہو تو تمہاری پیشگوئی میعادی ہشت سالہ سے کیا غرض ہے۔ اور تمہارے اس فقرہ صفحہ ۱۰۶ کتاب وساوس

جب انسان نافرمان ہوجاتا ہے تو مالک حقیقی کو اختیار ہے کہ چاہے تو بلا توسط رسل نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے اور انکی جانوں کو معرض عدم میں پہنچادے

اور بائی سول کی بڑا سے یہ تجلی ظاہری از کار کیا معنی ہیں مگر اس سوال کے وقت اپنے ملک و سلطنت کے وفادار اڈیٹ کیٹ اڈیٹر اشاعت السنہ کو بھی سامنے کھڑا کرلے۔ پھر دیکھے کہ اس سوال کے جواب کا دیانی سے دعوے خیر خواہی و عدم بغاوت قادیانی کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے یا جھوٹا ہونا۔

تیسری نئی چال اس کی اور دیکھو۔ آپ نے ایک جلسہ تحقیق مذاہب کا اشتہار دیا ہے۔ اور اسمیں یہ بیان کیا ہے کہ یہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوگا۔ اور اسمیں نو مذاہب طائفہ اسلام۔ موسوی۔ عیسائی۔ آریہ۔ برہمو۔ تجوسی۔ جین۔ بدھ۔ سناتن دھرم۔ دہریہ۔ فلاسفر کے فاضلوں کو جو اپنے مذہب کے زبانیں۔ عبرانی۔ سنسکرت وغیرہ سے واقف ماہر ہوں

تشریف لائیں گے - اور اسلام کی طرف سے خود بدولت (کادیانی صاحب) پیش ہونگے - اور یہ جلسہ ایک مہینے تک رہے گا - اور آنے والوں کا خرچ مہمان داری وکرایہ مکانات فروکش ہونے کا کادیانی کے ذمہ ہوگا - اور جو صاحب کرایہ آمد و رفت چاہیں وہ بھی کادیانی دے گا وغیرہ وغیرہ "(معلوم نہیں موضع قادیان مین کرایہ کا مکان بجز مکانات کادیانی کونسا ہے جسمین لوگ فروکش ہونگے)

ناظرین! آپ جانتے ہیں؟ کادیانی اس جلسہ کے تجویز میں یہ کیا چال چلا ہے -؟ **ائے حضرات!** سہ اینہمہ از پے آنست کہ زرمے طلبد + اس سے آپ کا اصل مقصود صرف یہ ہے کہ اپنے دام افتادہ احمقوں (جو عقل کے اندہے اور کانٹھ کے پورے ہیں) سے اخراجات مہمانداری وکرایہ مکانات وآمد و رفت کے بہانہ سے ٹکے وصول کرے - ولیس سوائے اس امر کے اس اشتہار سے کوئی نتیجہ نہ نکلیگا - اور ہرگز نہ نکلیگا -

کادیانی کو خود اس امر کا ایسا **یقین ہے** (جیساکہ دو اور دو چار ہونے کا یقین ہوتا ہے) کہ کادیانی کی دعوت پر نہ کوئی بمبئی یا کلکتہ سے عبرانی دان یہودی آوے گا - نہ چین یا برہما سے مذہب بدہ کا فاضل اور نہ یوروپ کے دہریوں سے کوئی فلاسفر اور نہ ہندوستان وپنجاب سے کوئی برہمو یا آریہ وعلے ہذالقیاس -

اس یقین کیوجہ کا بھی کادیانی کو علم ویقین ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مجھے بہت لوگ جہوٹا وفریبی جانتے ہیں - اور بہتیرے پاگل سمجھتے ہیں - ایسا کم ہے کم کوئی ایک بھی نہیں جو مجھے مخاطب صحیح سمجھتا ہو - اور عالم وفاضل محقق اور طالب حق سمجھ کر مجھ سے مباحثہ اور احقاق حق کا خواہاں ہو کر میرے گھر پر آوے -

یہ یقین اون کو **اس تجربہ** کے ذریعہ سے **حاصل ہوگیا ہے** کہ اسنے بارہا لوگوں کو اپنے مقابلہ کے لئے اشتہار دیئے ہیں - اوران اشتہاروں میں علاوہ زاد راہ کے سال بھر تک دوسو روپیہ ماہوار تنخواہ دینے کی بہی وعدے کئے مگر اکثر لوگوں نے اسکو فریبی یا پاگل سمجھ کر اسکے اشتہاروں کا جواب تک نہ دیا - بعض نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ ہمنے تیرے اشتہار کو آگ میں ڈالدیا ہے - بعض نے ایساہی کچھ اور سنایا -

اس تجربہ سے اونکو وہ یقین ہوگیا ہے - اسلئے اسنے بے دہڑک یہ اشتہار جلسہ تحقیق مذاہب

جاری کردیا ہے۔جس سے وہ مقابلہ مخالفین سے تو بے فکر ہے۔اور اس امر کی امید رکھتا ہے کہ اس ذریعہ سے کچھ نہ کچھ روپیہ وصول ہو ہی جائیگا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہمارے مخالف مولوی ہزار بار عام لوگوں کو ہمارے فریبوں پر آگاہ کریں۔مگر جہاں احمقوں سے خالی نہیں ہے۔نہ کبھی ہوا ہو اور نہ آئندہ ہوگا۔ شیخ چلی مر گیا ہے تو کیا ہوا۔اُسکے ذریات کا تو اختتام نہیں ہوا اس غرض حصول زر کے سوا اس اشتہار کا کوئی نتیجہ نکلے تو ہماری پیشگوئی کی غلطی کی جو مالی سزا کادیانی تجویز کرے ہم بھگتنے کو حاضر ہیں۔اور اگر ہمارا کہنا درست نکلے تو آئندہ کادیانی لن ترانیاں ہانکنے اور اس ذریعہ سے عام مسلمانوں کو (معقا اتباع کادیانی کا ذکر نہیں) دام میں لانیکا خیال دماغ سے نکال دے۔امام محدث دارقطنی نے بغداد والوں کو کہا تھا کہ یا اھل بغداد لا تطمعوا انی الکذب علی رسول اللہ صلعم مادمت حیًا۔ یعنے اے بغداد والو جب تک میں زندہ ہوں تم آنحضرت صلعم پر جھوٹی حدیثیں وضع کرکے افترا کرنے کی طمع نہ رکھو میں بھی بتاسی قول دارقطنی کادیانی کو کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں آپ عام مسلمانوں کو دہوکہ دینے اور دام میں لانے کی طمع چھوڑ دیں۔

اب ہم کادیانی سے ایک سوال کرتے ہیں اور اُسپر اس تیسری چال کے بیان کو ختم کرتے ہیں کہ بفرض محال یہ جلسہ منعقد ہوگیا۔اور مذاہب ستہ مذکورہ کے فاضل چین برہما یوروپ وغیرہ بلاد سے جمع ہوکر کادیانی کے مقابلہ کے لئے مستعد ہو کر اس امر کے مستفسر ہوئے کہ آپ جو اسلام کی طرف سے وکیل ہو کر ہم سے مخاطب ہوتے ہیں اور مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔آپ کے پاس اس امر کی کیا دلیل و دستاویز ہے۔کہ آپ مسلمانوں کے وکیل ہیں۔اور آپکے ساختہ پرداختہ کو مسلمان اپنا ساختہ پرداختہ سمجھیں گے۔اسلامی دنیا میں تو یہ مشہور ہے کہ آپ باضابطہ مسلمانوں کے گروہ سے خارج کئے گئے ہیں۔اور پشاور سے کلکتہ و مدراس و بمبئی تک آپ کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر اسلام کے مختلف فرقوں کے علما فتوے لگا چکے ہیں۔تو اسکے جواب میں آپ کیا فرمائینگے؟ کیا صرف یہی کہ ہمکو حکیم نور الدین جمونی بھیروی نے کافر نہیں کہا۔یا منشی محمد حسن امروہی بھوپالی نے رسالہ تحذیر میں ہمکو کفر سے بچا لیا ہے۔اسکے جواب میں وہ پھر اسی فتوے کو پیش کرینگے اور کہینگے کہ وہ بھی آپ کی متابعت کے سبب اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اسکے جواب میں آپ کیا ارشاد فرمائینگے۔بینوا۔ توجروا۔

اس کی چوتھی نئی چال اور دیکھو پادری فتح مسیح مشنری فتحگڈہ سے

کادیانی نے نقل کیا ہے کہ اسنے ایک خلیفہ کادیانی کو کہا کہ عبداللہ آتھم کی موت کے متعلق پیشگوئی کادیانی کو سچی جاننے والی ایک حقیر جماعت اتباع کادیانی ہے جسکی تعداد چار پانچ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ آدمی ہونگی۔ پھر اسکے جواب میں کہا ہے کہ وہ (پادری) کسقدر ایسے آدمیون کے دستخط چاہتے ہیں جو اسبات کا اقرار کرتے ہوں کہ درحقیقت یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور اگر ہم پندرہ یا دو ہزار یا تین ہزار یا چار ہزار کے دستخط کرا دینگے تو اُنکا دعوے باطل ہوگا یا نہیں؟

ناظرین! کیا آپ جانتے ہیں کہ اس چال سے کادیانی کی کیا غرض ہے؟ اے **حضرات** یہ غرض اس سیاہی کو دہونا ہے۔ جو عبداللہ آتھم کے فوت نہ ہونے سے آپکے مُنہ مبارک پر جمی ہوئی ہے۔ اور اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اُتارنا جو اسدن سے زیب گلو ہو رہا ہے۔ تاکہ اس ذریعہ سے پھر وہ فتوحات مالی جاری ہوں جو اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے سے مسدود ہو رہی ہیں۔

حضرات! ہم اس مضمون میں سے اس نئے پادری کی تصدیق و تائید نہیں کرتے اور نہ اسکا یہ بیان کہ اس پیشگوئی کو سچی جاننے والی جماعت کادیانی میں صرف پندرہ آدمی ہیں لایق تصدیق ہے۔ اور نہ یہ شخص کسی اور بیان میں مسلمانوں کی تائید کے لایق ہے یہ شخص جب سے نیا پادری بنایا گیا ہے تب سے آنحضرت کی عالیجناب میں ناپاک الفاظ استعمال میں لاتا ہے۔ اور یہ اپنی معمولی باتوں میں بہی راست گوئی کا ملتزم نہیں ہے۔ ہم سے اِسکی خط وکتابت ہوئی تو اسمیں اوس نے راستی و دیانت سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ اس خط وکتابت کے درج رسالہ ہونے سے[1] ناظرین کو یقین ہوگا۔ لہذا ایسا شخص اس لایق نہیں کہ کوئی مسلمان اسکی تائید کرے بلکہ اس لایق ہے کہ ہر مسلمان اسکی واجبی خدمت گذاری کرے۔

بلکہ اس مقام میں ہم کو یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اس تعداد کے بیان میں جیسا کہ یہ نیا پادری جھوٹا ہے ویسا ہی کادیانی جھوٹا ہے۔ اور اس دروغ کے سبب ہر دو ملامت کے مستحق ہیں۔ **نیا پادری** اسلئے کہ اُسنے کادیانی کی جماعت کے یا اس جماعت میں پیشگوئی کو سچی جاننے والونکی تعداد بہت کم بتائی ہے۔ حمقاء اتباع کادیانی جو اس پیشگوئی کو سچا جانتے ہیں سو سے بھی زیادہ ہیں۔

[1] یہ خط وکتابت رسالہ مین بصفحہ ۳۴۳ وغیرہ درج ہو چکی ہے۔ اسکو اس نئے پادری نے اخبار نور افشان مین درج کرایا تو اسمین بہت تصرف کیا۔ از انجملہ یہ کہ اپنے خط مورخہ ۹ جولائی ۹۳ء کے آخری فقرہ کو خورد برد کرکے اسکا جواب جو ہماری طرف سے تہا اخبا

اور کادیانی اس لئے کہ اوس نے جھوٹ کا تودہ طوفان باندہ دیا۔ اس قدر تعداد کے بیان میں جھوٹ کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔

اس نفی سے ہماری یہ مراد نہیں کہ وہ چار ہزار آدمیوں کے نام لکھ کر مشتہر نہیں کر سکتا نام تو وہ دس ہزار اشخاص کے گن سنا ئیگا۔ راہ سیالکوٹ کے باشندے۔ اور بھیرہ خوشاب کے لوہار ونائی۔ اور جہلم کے جہلا۔ اور ضلع گوجرانوالہ کے سفہاء۔ فجا۔ متا۔ نورا۔ کمّا۔ تا نا۔ کیما۔ حسو۔ للو۔ کلو وغیرہ کو ان ناموں کا مصداق بھی دکھادیگا۔

ہماری مراد اس نفی سے یہ ہے کہ وہ اس تعداد کے ایسے لوگوں کو پیش نہیں کر سکتا جو قانون شریعت یا عدالت کے رو سے شہادت میں قبول کئے جانیکے لائق ہوں۔

ہم کادیانی سے اس قسم کے لوگ اور اہل اسلام سے نہیں چاہتے اور اسقدر کے تعداد کی بھی اوسکو تکلیف نہیں دیتے بلکہ خاصکر اسی کے اتباع و معتقدین میں سے بجائے چار ہزار صرف چار اشخاص کی شہادت پر اکتفا کرتے ہیں اگر وہ ایک جلسہ عام اہل اسلام میں بالاتفاق حلف کے ساتھ شہادت دینگے کہ پیشگوئی متعلق موت آتھم سچی ہوگئی ہے تو ہم ان چار کی شہادت کو اوسکے اتباع سے چار ہزار کی شہادت تسلیم کرینگے۔ اور کادیانی کو اس دعوے میں سچا اور اس تعداد کے بیان میں صرف نئے پادری کو جھوٹا کہینگے۔ وہ چار اشخاص یہ ہیں۔

(۱) اوسکے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب جمونی بھیروی۔

(۲) اوسکے خلیفہ دوم منشی یا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھوپالی۔

(۳) آپ کے بڑے مالی حواری (مددگار) خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔

(۴) آپ کے چھپے حواری حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ یا انکی جگہ منشی الہی بخش صاحب ایکونٹنٹ یا منشی عبد الحق صاحب پنشنر۔ یہ چاروں حضرات بالاتفاق اس پیشگوئی کو سچا کہیں گے تو ہم کادیانی کے اس دعوے کو مان لینگے۔

یہ چاروں حضرات یا ان میں سے کوئی صاحب اس پیشگوئی کو سچا کہنے سے انکار کرینگے۔ تو ہم چار اشخاص کو دریا کسی ایک منکر کی جگہ ایک اور صاحب کو منتخب کرینگے۔ وعلیٰ ہذالقیاس اس ترتیب و ترکیب سے اتباع کادیانی سے جملہ سنجیدہ اشخاص اس پیشگوئی کے منکر ثابت ہونگے۔ اور

اس سے کادیانی صاحب اپنے اس دعوے میں جھوٹے ٹھیرینگے۔

حضرات ناظرین ہم کو امید نہیں کہ کادیانی صاحب ان چاروں حضرات یا اور سنجیدہ اشخاص کو اس شہادت میں پیش کریں۔ یا انکا انکار اس شہادت سے پیش کرکے اَور لوگوں کے انتخاب کی اجازت دیں۔ اسلئے ہم آپ صاحبوں کی اطلاع کے لئے اس راز کو آشکارا کرتے ہیں کہ تیسرے صاحب (خانصاحب **محمد علی خان**) اس پیشگوئی کو ایک مجلس خاص اتباع کادیانی ساکنان لودہانہ میں جھوٹا لکھ چکے ہیں۔ اور یہ بات لودہانہ میں کس وناکس کو معلوم ہے وہ ہرگز اس شہادت میں شامل نہ ہونگے۔ ایسا ہی خلیفہ **اول کادیانی حکیم** صاحب بھی ایک کارڈ میں اس پیشگوئی کو جھوٹا لکھ چکے ہیں۔ وہ بھی امید ہو کہ اس شہادت کی طرف رخ نہ کرینگے **ان دونو** صاحب کی شہادت خلاف اَور اشخاص جماعت کادیانی کے دو ہزار اشخاص کی برابر ہے اسکے مقابلہ میں کادیانی کے دو ہزار کی شہادت تو کان لم یکن وبے اعتبار ہے۔ دو ہزار سے زیادہ اشخاص وہ گن سنا ئیگا۔ تو ہم دو اشخاص ایسے ہی اور پیش کرینگے۔ ذیل میں وہ کارڈ نقل کیا جاتا ہے۔ جو **خلیفہ اوّل** کادیانی نے بابو **غلام محي الدین** صاحب کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور کے نام ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام بہاولپور سے لکھا تھا۔ اور وہ **بعینہ** ہمارے پاس موجود ہے۔

وہ یہ ہے

السلام علیکم۔ پیشگوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ اب اسکا کیا ستر ہے۔ انشاءاللہ ہے چندروز کے بعد میں ظاہر کرسکونگا۔ انشاءاللہ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔ **نوردین** از بہاولپور۔ دولت خانہ۔

ناظرین ان دونو شہادتوں کو انصاف سے پڑہیں۔ اور داد انصاف دیکر کہیں کہ کادیانی دعوے شہادت پندرہ سو یا چار ہزار میں کس قدر راستی پر ہے۔ **یہ حضرت اقدس** (اکذب) دجال اکبر کی **نئی چالوں کی چار مثالیں** ہیں۔ اب **ایک مثال** آپ کے نائبین **وجاجلہ** کی بھی ناظرین سن لیں۔

آپ کے خلیفہ اول **حکیم نورالدین** صاحب اور خلیفہ دوم **میاں کریم بخش** صاحب سابق ہیڈ امریکن مشن سکول سیالکوٹ نے (جسکو کادیانی نے مولوی عبدالکریم صاحب کا خطاب

دیا ہے۔ جیسے اُسنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کا لقب دیا ہوا ہے۔ اور ایک نے دوسرے کے ساتھ (من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ پر عمل کر رکھا ہے) ملکر علماء مسلمین کے نام عموماً اور خاکسار کے نام خصوصاً ایک اشتہار جاری کیا ہے۔ جسمیں یہ درخواست اور تحدی ہے کہ انجمن حمائت اسلام لاہور کے جلسہ سالانہ یا کسی اور جلسہ میں لاہور جیسے مقام مشہور میں ہمسے بالمقابلہ فضائل اسلام کے بیان میں تقریر کریں یا لکچر دیں۔

ناظرین کیا آپ جانتے ہیں کہ ان حضرات نائبین دجال اکبر کا اس چال سے مقصود کیا ہے اور دو نو صاحبوں نے ملکر کیوں اشتہار جاری کیا ہے۔؟

حضرات! اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے **تین** دفعہ یہ خاکسار ذرہ بمقدار محض بتائید ملک جبار و قہار حکیم صاحب کو زک دیکر بہگا چکا ہے **ایک دفعہ** ۱۸۹۱ء میں ایک مجمع علماء لاہور میں عرصہ دو گھنٹہ میں آپ کو ملزم کیا۔ تسپر آپ راجہ جموں کی ملاقات کے بہانہ سے تیسرے پہر گفتگو کرنے کا وعدہ کر کے بہاگے۔ اور پہر سامنے نہ آئے اور لودہانہ جا پراجی وہانپر آپ کو تار کے ذریعہ سے بلوایا گیا۔ تو آپ نے کادیانی کو پیش کرنا چاہا۔ آخر وہ بھی مقابلہ مین نہ آیا۔ اور نہ مباحثہ وقوع میں آیا اسکی تفصیلی کیفیت رسالہ نمبر ۲ اور جلد ۱۳ میں بصفحہ ۱۲ ہو چکی ہے۔

دوسری دفعہ ۱۸۹۳ء میں ریل کے سفر میں آپ قابو میں آگئے۔ اور لاہور سے امرتسر پہنچنے تک پہنسے رہے۔ آخر ساکت ہوئے۔ اور ریل گاڑی سے اُتر کر جان چھوڑائی۔ اسکا حال بیان رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۲ میں چھپ چکا ہے۔

تیسری دفعہ میں ریل گاڑی میں آپ قابو آئے۔ مگر گفتگو سے صاف انکاری ہو کر مقام پھلور میں فراری ہو گئے۔ اسوجہ سے آپ اپنے شاگرد رشید کریم بخش کو باوجودیکہ وہ ظاہری و باطنی اعضاء و قوئے میں معذور بھی ہے۔ برطبق مشہور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ساتھ لیکر میدان میں نکلے ہیں۔

یہ تو انکی معیت کی وجہ ہے اب **مقابلہ کی خواہش کی وجہ** سنو۔ اس اشتہار میں آپ نے اپنے اُن مسائل میں جنمیں مباحثہ کرنے سے بہاگے تھے۔ مقابلہ نہیں چاہا۔ بلکہ قدیم اسلام کے فضائل بیان کرنے میں مقابلہ چاہا ہے۔ **اسکی وجہ یہ ہے** کہ آپکے مسائل مذہب کادیانی نے تو آپ کو اور آپ کی جماعت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ علمائے ہندوستان و پنجاب نے

آپ گو بیز فتوے کفر لگا رکہا ہے۔ اب آپ ان مسایل کفریہ کو عام مجمعو نمیں چھپانا اور بجائے ان مسائیں کفریہ کے اتفاقی مسایل اسلام بیان کرنا چاہتے ہیں تا کہ مسلمانوں ہیں مسلمان کھلائیں اور اس سیاہی کو جو فتواے تکفیر نے آپ پر لگا رکھی ہے دہو ڈالیں مگر خاکسار چونکہ آپ کی نبض کو خوب پہچانتا ہے۔ لہذا وہ آپکے اس تقیہ و نفاق کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس غرض ہیں آپ کو کامیاب ہونے نہیں دیتا۔

پس بجواب آپ کے اشتہار کے عرض رسان ہے کہ میاں کریم بخش صاحب کو تو ہیں کیا کوئی اہل علم مخاطب صحیح نہیں سمجھتا۔ ہاں آپکے مقابلہ کے لیئے حاضر ہون ۔ جسوقت چاہیں اور جس جگہ (بجز قادیاں) کہ وہ دار الشیطان ہے۔ اور بقول کادیانی[ك] دیزید یونکا مکان) آپ چاہین خاکسار کو بلالین خاکسار آپکے مقابلہ ہیں تقریر کرنے کو لکچر دینے کو آپ سے مباحثہ کرنے کو حاضر ہے مگر ایسا ہرگز نہ ہونے پائیگا کہ آپ تقیہ اختیار کر کے اپنے مسایل کفریہ مذہب کادیانی کو چھپائیں اور قدیم اسلام کے اصول و مسائیل کے اظہار سے اپنے اسلام کو حاضرین پر ظاہر و ثابت کریں۔ جیسا کہ کادیانی نے مباہلہ صوفی **عبد الحق غزنوی** ہیں کیا تھا۔ اور اس ذریعہ سے بعض مسلمانون کو مونڈ لیا۔ بلکہ آپ جن مسایل ہیں کچھ کہنا چاہینگے۔ اور ان ہیں طلاقت و لیاقت دکہائینگے۔ وہ خاصۃ و مجوزۂ آپ کے مسایل مذہب کادیانی ہونگے۔ اور اُنکے جواب ہیں اعترف سے بھی ان ہی مسائل ہیں کچھ عرض کیا جائیگا۔ یہ شرط منظور ہے تو بسم اللہ آیئے۔ اور جہاں چاہیئے خاکسار کو بلائیے۔

حضرات اس تحریر کے چھپنے ہیں توقف نظر آتا تھا اسلیئے خاکسار نے اس اشتہار کے جواب ہیں حکیم صاحب کے نام ایک قلمی خط بذریعہ رجسٹری ۱۶ تاریخ جنوری ۱۸۹۶ء کو روانہ کر دیا تھا۔ اس خط کے جواب ہیں حکیم صاحب کا کارڈ بھی آیا۔ مگر اسمیں قبولیت مباحثہ و مقابلہ کی نسبت ایک حرف تک نہیں لکھا۔ اس خط کے مضمون ہیں مباحثہ کے جواب ہیں لکھا تو صرف یہ لکھا ہے کہ کریم بخش کا نام حسین بخش کینا اسے بہتر ہے۔ جسکا جواب ترکی تبرکی دیا گیا آج ایک کارڈ حکیم صاحب کا متضمن مطالبہ کتاب مطالب عالیہ آور آیا ہے۔ اسمیں بھی قبولیت مباحثہ کا حرف نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکیم صاحب کا وہ اشتہار صرف گیدڑ بھبکی تھا۔ آپ کو بالمقابلہ تقریر کرنی منظور نہیں ہے۔

[ك] صفحہ ازالہ کانہ یانی ملاحظہ ہو۔

ذیل مین خط و کتابت نقل کیجاتی ہے جو اندنون حکیم صاحب سے ہوئی

بٹالہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء

مشفقی حکیم نور الدین صاحب

سلام علے من اتبع الہدے۔ آپکا اشتہار اور آپکے پیر و مرشد (ظاہری) کادیانی کے چند اشتہارات جسروز مینے وصول کئے۔ اُسی روز انکے جوابات تحریر کر دئے۔ وہ چھپکر آپکے پاس پہنچینگے انشاء اللہ تعالے۔ شاید ان کے چھپنے مین دیر ہو۔ اسلئے آپکے اشتہار کے جواب کا خلاصہ قلمی ارسال کرتا ہون۔ کریم بخش سابق ٹیچر اسکول سیالکوٹ کو (جو مولوی عبد الکریم کہلاتا ہے) تو مین مخاطب صحیح نہین سمجھتا۔ آپکے مقابلہ مین تقریر کرنے کو لکچر دینے کو آپ سے بحث کرنیکو ہر وقت اور ہر جگہہ (بجز قادیان) تیار ہون۔ جہان آپ چاہین مجھہ سے مقابلہ کرلین۔ بشرطیکہ آپ مذہب نیچری کادیانی کے مسائل جو رسائل کادیانی فتح توضیح ازالہ ۔ وساوس۔ حمامہ وغیرہ مین بیان ہوئے ہین بیان کرین۔ اور انکا رد مجھہ سے سُنین اور اگر آپ تقیہ و نفاق کے طور پر صرف وہ قدیم مسائل بیان کرین جو اہل اسلام کے مسائل و عقاید ہین اور اپنے مذہب نیچری کادیانی کے مسائل کو زبان پر نہ لاوین تو اسکے مقابلہ مین کسی مسلمان کو کچھہ کہنا ضروری نہین ہے۔ اور اپنے علم و تقریر و لیاقت و خوش بیانی کی نمایش اور ریا مسلمان کا کام نہین ہے۔

آپکا پرانا خیر خواہ و خدمتگذار۔ ابو سعید محمد حسین۔

اسکا جواب حکیم صاحب کی طرف سے۔

کریم بخش حسین بخش سے بہر حال بہتر ہے۔ **نور دین۔**

اسکا جواب خاکسار کی طرف سے۔

مشفقی حکیم صاحب! سلام علی من اتبع الہدیٰ۔ کریم بخش کے صرف نام پر اعتراض نہ تہا بلکہ اوسکو مولوی کہلانے پر اس اعتراض کو حسین بخش کا نام نہین اوٹھا سکتا جبتکہ حسین بخش کے خداداد علم مین کریم بخش شریک و مماثل نہو۔ آپنے یہ نہ سوچا اور جواب لکھہ مارا۔ اس سے آپنے میرے اوس گمان کو مصدق و محقق کہا۔ کہ آپ لوگونمین صحبت کادیانی کی برکت سے فہم۔ انصاف۔ للاہیت۔ و حقانیت کا شمہ نہین ہے جو ہے نفسانیت جہل جدال عناد۔ وغیرہ ہے۔ اہل اسلام کا شکریہ آپکی کل جماعت پر واجب ہے قبولیت مباحثہ۔ اور تقریر بالمقابلہ کا جواب آپنے نہ دیا۔ کیا پہر بھاگ گئے جیسے ایکدفعہ لاہور مین۔ اور دو دفعہ دہلی مین بھاگ گئے تہے۔ ابو سعید محمد حسین

اسکا جواب نہین آیا۔ اور نہ آیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ +